نفاذ اسلام

اللہ نے اسلام نازل کیا تو اس کے نفاذ اور اس کے حاکمیت کے قیام کے لئے اسوۂ رسول اور اسوۂ صحابہ بھی بخشا۔ یعنی قانون اور طریقہ نفاذ دونوں عطا فرمائے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ شریعت تو دے دی مگر اس کے نفاذ کے لئے تمہاری سوچ اور اپروچ کو معیار اور سند بنا دیا گیا ہو۔

پس ایسے لوگ جو خود کو سند بتاتے اور منواتے ہیں اپنی تعبیر کو خدا کا منشا، کہتے ہیں اور اپنی تفسیر کو اللہ کا فیصلہ کہہ کر سناتے اور مخلوق کو بہکاتے ہیں۔ قرآن نے انہی لوگوں کو کہا ہے:

لا یفلحون وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور قرآن ان لوگوں سے یوں بھی مخاطب ہوتا ہے:

مالکم کیف تحکمون. تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو

خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے

اس بدحالی میں جو قوم یا جماعت فلاں کے لئے غیروں کے دروازے سے خیر کی بھیک مانگتی ہو ہاری ہاری در بدر خاک بسر ہوتی ہو۔ قرآن کہتا ہے کہ غیروں کے پاس جانے کے لئے

لابرهان له به فانما حسابه عند ربه

اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہو گا۔

یعنی دنیا و آخرت کے گھاٹے کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔ کامیابی، اصلاح انقلاب اور فلاح کی ایک ہی صحیح راہ ہے، ایک ہی طریقہ ہے اور ایک ہی صورت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا وہی حق ہے اور وہی آفاقی سچ ہے۔ لا یصلح آخرهذه الامته الابماصلحت اولها

اس امت کے آخر کی اصلاح و فلاح اسی طریقہ سے ہو گی جس سے اول کی اصلاح۔

جب یہ صحیح ہے تو پھر ملکی سلامتی کے لئے قوم کی سلامت روی کے لئے خیر غالب اور شر مغلوب کرنے کے لئے نیا عزم نیا ولولہ لے کر اٹھیں، بڑھیں اور پرانے سبق کو تازہ کریں۔ عہد کریں اور تجدید میثاق کریں۔ ان الحکم الا للہ الا له الخلق والامر

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری

ابن امیر شریعت قائد احرار
حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ